Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و نحمدہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم:۔ سہ شنبہ

۴ شعبان ۱۳۷۱ھ

فی پرچہ ۱/

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

جلد ۴۰/۶ ۲۹ شہادت ۱۳۳۱ھش ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء نمبر ۱۰۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ دو روز سے کمر اور ٹانگ میں درد کے باعث ناساز تھی۔ اب درد میں پہلے سے افاقہ ہے لیکن نزلہ کی شکایت ہوگئی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

حکومت پنجاب سال بھر نو روپے فی من کے حساب سے گیہوں خریدتی رہے گی

لاہور ۲۸ اپریل۔ آج غذائی صورت حال پر غور کرنے کے لئے پنجاب کے گورنر جناب اسمٰعیل چندریگر کی زیر صدارت ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں وزیر اعلےٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ۔ مرکزی وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار اور پنجاب کے وزیر زراعت صوفی عبدالحمید نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر صوبے کی آئندہ غذائی صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لئے یہ اعلان کیا گیا۔ کہ حکومت نو روپے فی من کے حساب سے سارا سال گیہوں خریدتی رہے گی۔ البتہ گیہوں کی قسم کے لحاظ سے قیمتوں میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ متذکرہ نرخ میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی گیہوں کی ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لئے لاری۔ ٹرک یا دوسرے مشینی ذرائع سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں گیہوں لے جانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے البتہ ایسی منڈیوں میں جہاں عموماً گیہوں کی درآمد دوسرے علاقوں سے ہوتی رہتی ہے۔ وہاں یہ پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔ اور ایسے علاقوں میں بیل گاڑیوں اور اونٹوں وغیرہ کے ذریعہ گندم بھیجی جا سکے گی۔

حکومت گیہوں کی خرید کے لئے منڈیوں میں پکے آڑھتی مقرر کرے گی۔ ہر منڈی میں زیادہ سے زیادہ ۱۲ آڑھتی مقرر کئے جائیں گے۔ جو کسان براہ راست گیہوں فروخت کرنا چاہیں انہیں محکمہ زراعت کے سرکاری افسروں سے ملنا چاہیئے۔ حکومت ایک ۲۰۰ بوری گیہوں خرید کرے گی۔ ان کسانوں کے فائدہ کے لئے جو پیداوار کے فوراً بعد گیہوں منڈیوں میں لے آتے ہیں۔ یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ ماہ مئی میں فروخت کرنے والے کسانوں کو ۸/ اور جون میں گیہوں فروخت کرنے والوں کو ۴/ فی من کے حساب سے زائد قیمت ادا کی جائیگی

نیز اس اعلان کے ذریعہ یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ حکومت صوبے میں گیہوں کا کافی ذخیرہ رکھے گی۔ تاکہ مناسب وقت پر لوگوں کو گیہوں مناسب قیمت پر دستیاب ہو سکے۔ اور کسان بھی ہر وقت مناسب قیمت پر غلہ فروخت کر سکیں

سیدۃ النساء حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو پاکستانی احمدیوں کا خراج عقیدت

دارالہجرۃ ربوہ میں آپ کی سیرۃ طیبہ پر ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۸ اپریل۔ کل رات بعد نماز عشاء ربوہ میں پاکستانی احمدیوں کا ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت ممدوحہؓ کو نہایت محبت بھرے الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مختلف جماعتوں کے امراء صاحبان علماء سلسلہ اور دیگر بزرگان نے نہایت پرسوز لہجہ میں آپ کے مناقب بیان کرکے آپ کی ذات والاصفات کے ساتھ گہری عقیدت اور والہانہ محبت کا ثبوت بہم پہنچایا۔

اس بابرکت جلسہ میں جو مکرم جناب عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر امور عامہ و خارجہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ پنجاب۔ مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ عبدالرحمٰن صاحب خادم امیر جماعت ہائے احمدیہ گجرات۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب۔ مولوی غلام باری صاحب سیف اور عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے نے حضرت ممدوحہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کے بلند مرتبہ اور ارفع و اعلےٰ شان پر روشنی ڈالی۔ اور بالخصوص ان الٰہی بشارتوں کا ذکر کیا۔ جو آپ کے مقدس وجود کے ساتھ وابستہ تھیں۔ نیز آپ کی مقدس و مطہر زندگی کے مختلف واقعات بیان کرکے ثابت کیا کہ آپ کو تعلق باللہ اور عرفان و ایقان کا بلند مقام حاصل تھا۔ نیز بتایا کہ سیرۃ کے اعتبار سے آپ نے اس دنیا میں ایسی کامیاب زندگی بسر کی کہ اس میں خواتین کے لئے بہترین نمونہ موجود ہے۔

وکیل التبشیر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ حضرت ممدوحہ کی وفات پر دنیا کے کونے کونے سے جو تعزیتی پیغام موصول ہوئے ہیں۔ وہ اس بات پر گواہ ہیں کہ حضرت ام المومنین کی وہ روحانی اولاد جو دور دراز ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اپنی روحانی ماں کی تشویشناک علالت پر اسی طرح مضطرب رہی۔ جس طرح پاکستان میں بسنے والے آپ کے روحانی فرزند مضطرب تھے۔ اور پھر آپ کی وفات پر آج وہ بھی اسی طرح غمزدہ ہیں جس طرح پاکستان میں ہماری اپنی آنکھیں اشکبار اور ہمارے دل محزون و مغموم ہیں

پنجاب اسمبلی میں مہاجر فنڈ کے

مسودہ قانون پر بحث

لاہور ۲۸ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی کے نئے اجلاس کا پہلا دن تھا آج کے اجلاس میں جس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے مہاجر فنڈ ٹیکس بل پیش کیا۔ اس بل کی رو سے دیہی آبادی کے ان لوگوں پر جو مالیہ اور آبیانہ ادا کرتے ہیں۔ مہاجر ٹیکس عائد کرنے کی تجویز ہے ٹیکس کی شرح ۲ آنے فی روپیہ ہوگی۔ یہ ٹیکس صرف مالیہ اور آبیانے کی مجموعی رقم پر لیا جائے گا۔ ۱۹۴۸ء سے یہ قانون سالِ یہ سال پاس کیا جاتا ہے یہ ٹیکس مہاجرین کی بحالی پر صرف کیا جائے گا۔ اس کی مدد سے دیہی علاقوں میں مکانوں کی تعمیر کے علاوہ مہاجرین کی نئی بستیاں بسائی جائیں گی۔ نیز متروکہ زمینوں کو ٹیوب ویل وغیرہ کے ذریعہ قابل کاشت بنایا جائے گا۔

جناح عوامی لیگ کے محمد شفیق۔ رانا عبدالحمید۔ میاں عبدالباری اور مسیحی ممبر مسٹر ای گبن نے اس بل کی مخالفت کی۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا۔ کہ اس بل کے ذریعہ دیہی آبادی کو خواہ مخواہ زیر بار کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ وہ زیادہ امداد و اعانت کی حقدار ہے۔ وزیر بحالیات شیخ فضل الٰہی پراچہ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مرکزی مہاجر ٹیکس کا اطلاق شہری آبادی پر بھی ہوتا ہے۔ جس میں سے صوبے کو تین کروڑ روپے مل چکے ہیں۔ بعد میں میاں عبدالباری شمیم حسین قادری اور مسٹر محمد شفیق نے بہت سی ترمیمیں پیش کیں۔ جو منظور نہ ہو سکیں۔ البتہ وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے میاں عبدالباری کی اس ترمیم کو منظور کر لیا کہ سرکاری اراضیات میں مویشی چرانے کے عوض عائد کردہ ترنی یا مواجبات چرائی پر یہ ٹیکس وصول نہیں کیا جائیگا بل پر بحث ابھی جاری تھی۔ کہ اجلاس کل صبح نو بجے تک ملتوی کر دیا گیا ؛

جاپان مکمل طور پر آزاد ہو گیا

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ آج پورے سات سال کے بعد جاپان نے ایک آزاد اور خود مختار حکومت کی حیثیت اختیار کر لی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین ایچی سن نے معاہدے کے کاغذات جاپانی نمائندوں کے حوالے کر دیئے۔ جس کے بعد جاپان عملاً خود مختار ہو گیا۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس تاریخی دن کی اہمیت کے پیش نظر جاپان کے طول و عرض میں ایک ہفتہ تک خوشیاں منائی جائیں۔ آزاد ہونے کے بعد جاپان ۲۹ ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کرے گا۔ جن میں پاکستان شامل ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

میاں عبداللہ خان صاحب پٹھان درویش مرحوم کے مختصر حالات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ)

میاں عبداللہ خان صاحب پٹھان درویش قادیان کی وفات کی خبر ۲۰ اپریل ۵۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان کے خط سے بعض تفصیل کا علم ہوا ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ انتہائی کمزوری کی وجہ سے مرحوم کو جنہیں پیٹ میں سرطان تھا۔ امرتسر ہسپتال میں چند مرتبہ خون بھی دیا گیا۔ لیکن ان کی حالت نہ سنبھلی بلکہ خراب سے خراب تر ہوتی گئی اور وہ دو تین یوم بالکل بے ہوش رہے۔ بالآخر ان کی نازک حالت کے پیش نظر ان کو امرتسر ہسپتال سے ڈسچارج کرا کر قادیان لایا گیا اور احمدیہ شفاخانہ قادیان میں رکھا گیا جہاں ۱۷/۱۸ اپریل کی درمیانی رات بوقت ۱۲ بجکر بیس منٹ پر ان کی روح جسد عنصری سے پرواز کر کے خدا کے حضور پہنچ گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صحابی تھے اور ایک صحابی باپ کے بیٹے اور ایک صحابی چچا کے بھتیجے تھے اور علاقہ خوست افغانستان سے آ کر قادیان میں آباد ہوئے تھے۔ ملکی تقسیم کے وقت میاں عبداللہ خان صاحب نے حضرت مرکز کے خیال سے قادیان میں درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ اور اس طرح مہاجر کے علاوہ گویا انصار بننے کا ثواب بھی پا لیا۔ مرحوم بہت صابر اور مخلص اور تقوے اور سادگی کے رنگ میں زندگی گذارنے والے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔ فقط والسلام مرزا بشیر احمد ۲۲/۴/۵۲

۲ مئی ——— بروز جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بروز جمعہ مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۲ء تمام جماعتوں میں خطیب صاحبان چندہ مسجد امریکہ کی سکیم کے متعلق خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائیں۔ نئی سکیم کی تفاصیل الگ اعلان کی صورت میں شائع ہو چکی ہیں

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان نکاح

عزیزم چوہدری عبدالسمیع صاحب بھٹی ابن فیض احمد صاحب بھٹی کنری۔ سندھ کا نکاح سیدہ نسیمہ بیگم دختر سید محمد سلیم شاہ صاحب فیکٹری کنری کے ساتھ ایک ہزار مہر پر ڈاکٹر احمد دین صاحب نے مورخہ ۳/۴/۵۲ کو پڑھا۔ اسی طرح عزیزہ سعیدہ بیگم دختر فیض احمد صاحب بھٹی کا نکاح مسٹر عبدالسلام صاحب ابن بابو غلام حیدر صاحب پوسٹل پنشنر وزیر آباد کے ساتھ ایک ہزار مہر پر پڑھا گیا۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان نکاحوں کو خیر و برکت اور اطمینان کا موجب ثابت فرماوے آمین

(عبدالرحمن انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

وفات

میری خالہ زاد ہمشیرہ اور استانی حور بانو صاحبہ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی حقیقی چھوٹی بہن مبارکہ بانو دو ماہ بیمار رہ کر کل مورخہ ۲۷ اپریل بروز اتوار شام کے پونے چھ بجے سترہ ۱۷ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام مرحومہ کی بلندی درجات اور متعلقین کے صبر جمیل کیلئے دعا فرمائیں۔

(شیخ محمد احمد پانی پتی ۱۳ رام گلی لاہور)

دعائے نعم البدل

ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بدوملہی کا اکلوتا لڑکا بعمر ۷ ماہ ۲۴/۲۵ اپریل ۵۲ء کی درمیانی شب کو وفات پا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور صبر جمیل کی توفیق دے۔

وی، پی طلب کرنا

اپنے آپ کو اور سلسلہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سیدھا اور محفوظ طریق یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائے اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے کیونکہ وی۔ پی طلب کرنے کے لئے پہلے آپ ایک کارڈ یا لفافہ دفتر کو لکھتے ہیں جو دو یا تین دن میں دفتر کو ملتا ہے پھر دفتر ہذا کی طرف سے وی پی بھجوایا جاتا ہے جو آٹھ دس دن میں طلب کنندہ کے پاس پہنچتا ہے۔ طلب کنندہ کے وی پی چھوڑا لینے کے بعد بعض دفعہ تو صرف آٹھ دس دن میں رقم دفتر ہذا میں پہنچتی ہے۔ مگر خریدار اسی دن سے پرچہ کا منتظر رہتا ہے کہ جس دن اس نے وی۔ پی چھوڑایا تھا۔

بسا اوقات وی پی چھوڑائے جانے کے بعد ڈاکخانہ کی دفتری کارروائی یا غفلت میں پھنس جاتا ہے اس لئے دفتر اس لحاظ سے معذور ہوتا ہے کہ اس کے پاس رقم نہیں آئی اور خریدار اس لحاظ سے پریشان ہونے میں ایک حد تک حق بجانب ہوتا ہے کہ وہ ڈاکخانہ کو رقم دے چکا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وی پی کا خرچ (منی آرڈر کی فیس کے علاوہ) مزید پانچ آنہ خریدار کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

پس وی پی منگوانے میں ایک تو اٹھارہ بیس دن کا انتظار کرنا (یا بعض صورتوں میں جبکہ وی۔ پی ڈاکخانہ میں پھنس جائے مہینوں کا انتظار) دگنا خرچ اور گمشدگی کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر منی آرڈر میں ایک خریدار چار پانچ دن میں بہت کم خرچ پر پرچہ جاری کرا سکتا ہے۔ آپ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجواتے ہوتے کوپن پر جو چاہیں لکھ دیجئے۔ رقم ملتے ہی پرچہ جاری کر دیا جائیگا آپ کو انتظار نہ کرنا پڑے گا۔ نئے خریدار خصوصاً وی پی منگوانے سے اجتناب فرمائیں اور اپنے آپ کو اور دفتر ہذا کو نقصان رقم اور وقت سے محفوظ رکھیں (مینیجر)

اعلان سزا

سید منصور احمد صاحب پسر قاضی حبیب اللہ صاحب سکنہ شاہدرہ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو بددیانتی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اخراج از جماعت اور ایک سال مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ناظر امور عامہ

اعلان معافی

چوہدری عبدالعزیز صاحب دیہاتی مبلغ ساکن چک ۴۳۶ کاکونہ ضلع لائلپور کو بغیر اجازت اپنا حلقہ چھوڑ کر گھر چلے جانے کی وجہ سے مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی اب ان کی درخواست معافی پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے از راہ شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے احباب مطلع رہیں۔ ناظر امور عامہ

خورشید بیگم صاحبہ اپنے پتہ سے اطلاع دیں

خورشید بیگم صاحبہ بنت میاں معراج الدین صاحب مرحوم بار بار حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنے روپیہ کے بارے میں لکھ رہی ہیں لیکن خط پر پتہ نہیں لکھتیں۔ ان کا روپیہ محفوظ ہے۔ لیکن انہیں پتہ تو لکھنا چاہیئے۔ لفافہ پر مغل پورہ کی مہر لگی ہوئی ہے۔

اگر محترمہ یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ربوہ ضلع جھنگ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ اپریل ۵۲ء

کیا مسیح ناصری علیہ السلام نے شادی کی تھی

ایک دوست نے ہمیں مندرجہ ذیل مکتوب ارسال کیا ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل

السلام علیکم۔ آپ کا ایڈیٹوریل مورخہ ۲۳ اپریل ۵۲ء کے پرچہ میں پڑھا۔ اس کا عنوان ہے۔ "یتزوج ویولد لہ۔ لا مھدی الا عیسیٰؑ" اس میں آپ نے مسیح موسویؑ اور مسیح محمدیؑ کی صفات کا موازنہ کیا۔ چنانچہ ایک فرق جو آپ نے تحریر کیا ہے۔ یہ ہے۔

"اس کے ساتھ ہی دونوں میں ایک بین ظاہری فرق یہ بھی ہوگا۔ کہ جہاں مسیح موسوی نے نکاح نہیں کیا تھا۔ اور کوئی اولاد پیدا نہیں کی تھی۔ وہاں مسیح محمدیؑ علیہ السلام نکاح بھی کرے گا۔ اور اس کے اولاد بھی پیدا ہوگی"۔

میرے یقین میں تمام پہلے انبیاءؑ کا عمل اور قول اسلام کے مطابق تھا۔ یعنی بنیادی لحاظ سے وہ اسلام پر کاربند تھے۔ مندرجہ بالا فقرہ کے بعد آپ نے حضور سرور دو کائنات کا قول نکاح کے بارے میں درج کیا ہے۔ جس کی موجودہ سائیکالوجی بھی سو فی صدی تائید کرتی ہے۔ اس لئے تمام انبیاءؑ نے شادی کی، یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ بعض رسولوں کی تاریخ پورے طور پر محفوظ ہو۔ اور بعض کے حالات ہم تک نہ پہنچ سکے ہوں۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے متعلق تاریخ خاموش ہے۔ چنانچہ ان کا کشمیر میں آنا اور یہاں وفات پانا آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا۔ جو دنیا کے لئے ایک اچنبہ ہے۔ آپ کی وفات بھی ابھی تک ایک مشتبہ امر ہے (غیر احمدیوں اور عیسائیوں کے لئے) اس لئے یہ ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ کہ ہم قیاس پر یہ کہہ دیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ بلکہ قیاس کیا ہمارا تو یقین ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے شادی کی۔ کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں اس شادی کے مسئلے پر بھی روشنی ڈالی ہے آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ شاید عیسیٰ خیل قبیلہ (افغانستان وغیرہ میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسل سے ہوں۔ کیونکہ انہوں نے یہاں آکر شادی کی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت والی زندگی کی تاریخ بالکل نہیں ہے۔ اس لئے یہ خیال زیادہ درست ہے۔ ازراہِ کرم اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالیں۔ تا مندرجہ کے شکوک کا ازالہ ہو جائے۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

محمد سعید احمد بی۔اے دھرم پورہ لاہور"

چونکہ حدیث نبویؐ کی رو سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی عمر ۱۲۵ سال ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے گمان اغلب ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نے ضرور شادی کی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ اس مکتوب میں کہا گیا ہے۔ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا عمل اور قول اسلام کے مطابق ہونا لازمی ہے۔ چونکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تمام زندگی کو عیسائیوں نے ایک عجوبہ بنا دیا ہے۔ اور آپ کو الوہیت کے اوصاف دیکر آپکی تمام انسانی زندگی پر پردے سے ڈال دیئے ہیں۔ اور خاص کر ہمارے پاس آپ کی اس زندگی کی صحیح تاریخ موجود نہیں ہے۔ جو واقعہ صلیب کے بعد آپ کی مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کے متعلق ہے۔ اس لئے شاید تاریخی طور پر یہ ثابت تو نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپ نے واقعی شادی کی تھی۔ مگر ایک نبی اللہ پر یہ بھی اتہام نہیں لگایا جا سکتا۔ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خلاف ورزی کی ہوگی۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے متعلق ہمارے پاس اگر کچھ واقعات پہنچے ہیں۔ تو وہ اناجیل ہی کے ذریعہ پہنچے ہیں۔ یا ان آثار سے معلوم ہوتے ہیں۔ جو عصر حاضر کے محققین نے دریافت کئے ہیں۔ لیکن یہ اتنے ناکافی ہیں۔ اور پھر ان پر الوہیت کا رنگ چڑھانے کی اتنی کوشش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ کا وجود بطور انسان کے کہیں نظر ہی نہیں آتا۔ صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی وقیع شہادت ہے۔ جو آپ کو از سر نو انسانوں میں داخل کرتی ہے۔ ورنہ عیسائیوں نے تو آپ کو بطور انسان کے بالکل چھپا دیا ہے۔

چونکہ آپ بھی باقی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح ایک بشر ہی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور دیگر مغربی محققین حال کی تحقیقات کی رو سے آپ کا مشرق کی طرف سفر اب بالکل ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور حدیث کی رو سے آپ کی عمر ۱۲۵ سال متعین ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قیاس صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے شادی کی ہوگی۔ اور ممکن ہے آپ کی اولاد بھی ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسیٰ خیل قبیلہ کے متعلق قیاس کیا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس قبیلہ کا نام عیسیٰ خیل اس لئے ہو۔ کہ وہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی اولاد ہو۔

اس لئے ہم تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے شادی کی ہوگی۔ اور آپ کی اولاد بھی ہوئی ہوگی۔ مگر اس کے باوجود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ آنے والا مسیحؑ

یتزوج ویولد لہ

شادی کریگا۔ اور اس کے اولاد ہوگی۔ بلاوجہ نہیں ہے۔ بلکہ اس حقیقت سے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی شادی کی ہوگی۔ اور اس کی اولاد بھی ہوئی ہوگی۔ آنے والے مسیحؑ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ مسیح ناصریؑ کی شادی اور اولاد ارتقائے دینی کے نقطۂ نظر سے کوئی خاص وقعت نہیں رکھتی یہاں تک کہ اب ہم صرف حسنِ قیاس ہی سے ان کے متعلق یقین پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر آنے والے مسیحؑ کے متعلق خاص طور پر یہ فرمانا کہ وہ شادی بھی کرے گا۔ اور اس کے اولاد بھی ہوگی یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کی بیوی جس سے یہ اولاد ہوگی۔ اور جو اولاد ہوگی۔ دینی نقطۂ نظر سے ان کی خاص شان ہوگی۔

انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں خاص دینی اغراض کے مدنظر ہوتی ہیں۔ وہ نجومیوں یا سیاسیئین کی اٹکلی پیشگوئیوں کی طرح محض آئندہ کے واقعات قبل از وقت بتانے تک محدود نہیں ہوتیں۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں دنیا کے روحانی ارتقاء میں سنگ میل کی طرح ہوتی ہیں۔

اب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی شادی یا اولاد جیسا کہ بالبداہت ثابت ہے۔ دنیا کے روحانی ارتقاء میں کوئی خاص کڑی کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے خواہ دنیا کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ کہ آپ نے کس سے شادی کی۔ کتنی شادیاں کیں۔ آپ کی کیا کیا اولاد پیدا ہوئی۔ روحانی ارتقاء کے نقطۂ نظر سے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔

قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے انبیاء علیہم السلام کے صرف ان اہل وعیال کا پتہ چلتا ہے۔ جو یا تو اشر الناس ہوں۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی اور یا ان کا جن پر اللہ تعالیٰ کی خاص برکات نازل ہوئیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اہل وعیال۔ اس لئے چونکہ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اہل وعیال کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اور صرف قیاساً ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ان کے اہل وعیال ضرور ہوں گے۔ اس لئے یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہے۔ کہ آپ کے اہل وعیال معمولی نیک انسان تھے۔ نہ تو ان پر کوئی خاص برکات نازل ہوئی ہونگی، اور نہ وہ ایسے برے ہوں گے کہ ان کی پسر نوحؑ یا زوجۂ لوطؑ کی طرح یادگار رہتی۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا بھی صحیح ہے۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آنے والے مسیح محمدی علیہ السلام کے متعلق خاص طور پر یہ پیشگوئی کرنا کہ وہ شادی بھی کرے گا۔ اور اسکی اولاد بھی ہوگی بذات خود اس بات کی دلیل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیوی اور اس کی اولاد دنیا کے روحانی ارتقاء کے نقطۂ نظر سے خاص اہمیت رکھیں گے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص برکات نازل ہوں گی۔ اور اگر یہ بالبداہت ثابت بھی ہو جائے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے واقعی شادی یا شادیاں کی تھیں۔ اور ان کی اولاد بھی ہوئی تھی۔ تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی "یتزوج ویولد لہ" کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس طرح یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ پیشگوئی اسکی عظیم اہمیت کی وجہ سے فرمائی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیوی حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اس کی اولاد کو آخری زمانہ میں تجدید و احیائے اسلام کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

اسی لئے ہم نے اپنے افتتاحیہ میں جو یہ عرض کیا تھا۔ کہ مسیح ناصریؑ اور مسیح محمدیؑ میں یہ بھی فرق ہے۔ کہ اول الذکر نے شادی نہیں کی تھی۔ اور اس کی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ اس کو اب اس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مسیح ناصریؑ کی بیوی اور اولاد تجدید و احیائے اسلام کے نقطۂ نظر سے کوئی خاص مقام نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے ان کو بالکل اس طرح نظر انداز کر دیا گیا ہے، کہ گویا ان کی کوئی ہستی ہی نہیں تھی۔ مگر مسیح محمدیؑ کی بیوی اور اولاد تجدید واحیائے اسلام کی رو سے ایک نہایت اہم مقام رکھتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے متعلق خاص طور سے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ "یتزوج ویولد لہ"۔ یعنی وہ شادی کرے گا۔ اور اس کی بیوی اور اولاد خاص برکات کی حامل ہوں گی۔

حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال

اُذکر نعمتی رأیت خدیجتی

آپ کی عمر قمری سال کی رو سے نوّے سال ہوئی

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج محکمہ تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۲۰ اور ۲۱ اپریل کی درمیانی شب کو ساڑھے گیارہ بجے سیّدۃ النساء حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہان بیگم رضی اللہ عنہا وارضاھا وجعل الجنۃ مثواھا اس دار فانی سے انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اوائل ماہ مارچ میں جب آپ پر آخری بیماری کا حملہ ہوا اور جماعت کو اس کا علم ہوا تو جماعتہائے احمدیہ نے آپ کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعائیں شروع کر دیں اور صدقات دئیے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ احمدیوں کو آپ سے کس قدر والہانہ عقیدت اور ان کے دلوں میں کس قدر آپ کی عزت و منزلت تھی دعاؤں اور صدقات کے علاوہ علاج معالجہ کی بھی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر مشیت الٰہی سب تقدیروں پر غالب آئی اور آخر کار وہ گھڑی آ گئی جس میں آپ کی مطہر و مقدس روح قفس عنصری سے اپنے خالق اور حقیقی مالک کے حضور پرواز کر گئی ؎

بلانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جماعتوں کو اطلاع

جماعتوں کو تار کے ذریعہ آپ کے وفات پا جانے کی اطلاع دی گئی اور یہ کہ جنازہ کی نماز بروز منگل ۲۳ اپریل بوقت صبح ہوگی۔ پشاور راولپنڈی۔ لاہور ملتان وغیرہ دور دراز شہروں سے بہت سے احمدی احباب نماز جنازہ میں شمولیت کیلئے وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔ نماز جنازہ میں جس رقت و سوز سے دعائیں کی گئیں اس کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ دل درد سے پھٹ رہے تھے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ نہایت درجہ غمگین تھے لیکن خدا تعالیٰ کی قضاء پر راضی تھے۔

حضرت ام المومنینؓ کا بلند مقام

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار تھیں اور آپ کو جو مقام اور رتبہ حاصل ہوا وہ گذشتہ تیرہ سو سال میں کسی اور خاتون کو حاصل نہ ہوا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا امتِ محمدیہ میں کسی اور کو نبوت کا مقام عطا نہ کیا گیا اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے بعد جو امہات المومنین تھیں صرف آپ کو ہی ام المومنین ہونے کا فخر حاصل ہوا ہے۔

اس سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قدیم پیشگوئیوں میں آپ کا ذکر

طالمود میں مسیح موعودؑ کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا لڑکا اس کا جانشین ہوگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا "یتزوج و یولد لہ" کہ مسیح موعودؑ شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مسیح موعودؑ کی شادی کا خاص طور پر ذکر کرنے اور اس کے اولاد ہونے کی بشارت دینے میں یہ ایک خاص پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ مسیح موعودؑ کی شادی بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہوگی۔ اور اس سے جو اولاد ہوگی وہ بھی خدا تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ہو گی اور لفظ "یولد لہ" میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اسے ایک خاص ممتاز فرزند دیا جائے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور اس کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہوگا اور اسی طرح حضرت نعمت اللہ ولیؒ نے بھی اپنے مشہور قصیدہ میں مہدی کا نام احمدؑ بنا کر لکھا ہے ؎

وِرد او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

جب مسیح موعودؑ کے ظہور کا وقت آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے بانی جماعت احمدیہ کو اس منصب جلیل پر فائز کرنے کے لئے ارادہ کیا اور انہیں اپنے مکالمہ و مخاطبہ کیلئے مشرف فرمایا تو مذکورہ بالا پیشگوئیوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۱ء میں آپ کو الہاماً فرمایا :-

"انا نبشرک بغلام حسین"
(تذکرہ صفحہ ۳۶)

یعنی ہم تمہیں ایک حسین لڑکا دئیے جانے کی بشارت دیتے ہیں۔ نیز فرمایا :

"اشکر نعمتی رأیت خدیجتی"
(تذکرہ صفحہ ۳۵)

یعنی میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا اس الہام میں آئندہ ہونے والی بیوی کو خدا تعالیٰ نے دینی نعمت قرار دیا اور اس کا خدیجہ نام رکھا۔

نیز فرمایا "الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب" یعنی اس خدا کے لئے حمد ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق اعلےٰ خاندان سے کیا اور اس نے خود تمہاری نسب کو بھی شریف بنایا۔

[illegible] آپ کے خاندان میں نہیں بلکہ دوسرے خاندان میں ہوگی۔ اس الہام کے وقت آپ بالکل درویشانہ اور عزلت نشینی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور کوئی ذریعہ آمدن بھی نہ تھا اور تقریباً پچاس سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ ان حالات میں اپنے خاندان کے باہر کسی اعلےٰ اور ممتاز خاندان میں شادی کا ہونا بظاہر محال نظر آتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا :-

"میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں۔ یہ سب سامان میں خود ہی کروں گا اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوگی"۔ اس میں ایک یہ فارسی فقرہ بھی ہے ؎

ہرچہ باید نو عروسے را ہماں ساماں کنم
وآنچہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم

(تذکرہ صفحہ ۳۶)

یعنی آپ کا گو شادی کرنے کا ارادہ نہ ہو لیکن میں نے اپنے خاص مقصد کے پیش نظر تمہاری ایک اور شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا کہ میں اپنے خاص منشاء کے ماتحت تمہاری شادی کروں گا" اور شادی" کے الفاظ اس لئے فرمائے کہ آپ کی پہلی بیوی جو آپ کے خاندان سے تھی جس سے ۱۸۴۹ء میں آپ کی شادی ہو گئی تھی اور ۱۸۵۰ء میں اس سے مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم و مغفور اور ان کے بعد مرزا فضل احمد صاحب پیدا ہوئے تھے اور پھر بیس سال کے عرصہ سے اس سے اولاد ہونی موقوف ہو چکی تھی ابھی زندہ تھی۔ اس لئے لفظ "اور" سے دوسری شادی کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ شادی میرے ارادہ سے ہوگی اور ضرور ہوگی۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ ضرور ہو کر رہتی ہے۔

پھر فرمایا کہ بظاہر حالات مخالف ہوں گے لیکن اس شادی کے سب سامان میں خود ہی کروں گا۔ اس وقت آپؑ کی عمر پچاس سال کے قریب تھی۔ آپ کے خاندان کے افراد آپ کے جانی دشمن ہو چکے تھے۔ ظاہری آمد آپ کی کوئی نہ تھی۔ دنیاوی کاموں سے نفرت اور شب و روز عبادت الٰہی اور خدمتِ دین میں مصروف تھے اور ظاہری جسمانی حالت بھی شادی کی طرف راغب نہ تھی۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ آپ سے یہ وعدہ فرما رہا تھا کہ میں تیری شادی کا خود انتظام کروں گا اور یہ رشتہ نہایت اعلےٰ اور ممتاز خاندان سادات میں ہوگا اور دوسری طرف حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو جو حضرت میر درد رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تھے اپنی بلند اقبال صاحبزادی کے لئے رشتہ کی فکر تھی۔ حضرت میر صاحب مرحوم چونکہ ضلع گورداسپور میں قادیان کے قریب ملازم رہ چکے تھے اور آپؑ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم سے بہت گہرے تعلقات تھے۔ اور قادیان میں بھی آپ کے اہل و عیال رہ چکے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیکی اور تقویٰ کا آپ کی طبیعت پر بڑا اثر تھا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط لکھا

"مجھے اپنی لڑکی کے واسطے بہت فکر ہے آپ دعا کریں کہ خدا کسی نیک آدمی سے تعلق کی صورت پیدا کر دے"

حضورؑ نے اس کے جواب میں اپنے الہامات کی بنا پر لکھا کہ اگر آپ پسند کریں تو میں خود شادی کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو معلوم ہے کہ گو میری پہلی بیوی موجود ہے اور بچے بھی ہیں مگر آجکل میں عملاً مجرد ہی ہوں وغیر ذالک۔

(سیرت حضرت امّ المومنین حصہ اول ص ۲۸۹)

گو بہت سے متمول خاندانوں کے بھی رشتے آئے۔ لیکن انجام کار اس دختر نیک اختر کی شادی کی تجویز آپؑ سے ہو گئی اور ۲۷ محرم ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء بروز پیر دہلی میں آپ کا نکاح سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے پڑھایا (یہ امر مؤلف سیرت ام المومنین نے بحوالہ روایت ام المومنین مندرجہ سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۴۲ حصہ اول ص ۲۹۵ میں لکھی ہے۔ لیکن اگر بروز پیر نکاح ہوا تھا تو تاریخ مطابق تقویم عمری ۲۸ محرم مطابق ۱۷ نومبر تھی) حضرت ام المومنینؓ کی عمر اس وقت ۱۸ یا ۱۹ سال تھی

نکاح کے بعد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو موعود لڑکے کے متعلق تفصیلی پیشگوئی الہام کی جس میں فرمایا کہ وہ "لڑکا زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

نیز فرمایا "میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دونگا۔ مگر بعض کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائیگی وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا"

(تفصیل کیلئے دیکھو تذکرہ ص ۱۴۰ تا ۱۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس شادی کی غرض بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (دہلی میں ایک مشہور خاندان سیادت) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کی جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری بیوی کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کیلئے

(باقی صفحہ ۷ پر)

مغربی افریقہ میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

پاکستان کو روشناس کرانے میں احمدی مبلغین کا نمایاں حصہ

(مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ سیرالیون)

ربوہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء۔ آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں وکالت تبشیر کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) اور مسٹر علی امین نے جو حال ہی میں تشریف لائے ہیں تقاریر کیں۔ مسٹر علی امین سیرالیون کے ایک تاجر کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ دینی تعلیم کے حصول کی غرض سے ربوہ تشریف لائے ہیں ان کی عمر ۱۲ سال کے قریب ہے۔ مرکز کی طرف سے آپ کی دینی تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جب جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر نے مسٹر علی امین سے لاؤڈ سپیکر پر بولنے کیلئے کہا تو احمدیت کا یہ ننھا سپاہی نہایت جرأت سے لاؤڈ سپیکر کے سامنے آیا۔ اور باوجود اس کے کہ اس کی عمر نہایت چھوٹی ہے۔ اور اسے ایک اجنبی جگہ اور پھر ایک اجنبی مجلس میں بولنے کے لئے کہا گیا تھا۔ تاہم اس نے اپنے جذبات کا انگریزی کے چند الفاظ میں جو لکھے ہوئے تھے۔ اظہار کیا۔ مسٹر علی امین نے کہا۔ میں دینی تعلیم کے حصول کی غرض سے سیرالیون سے ربوہ آیا ہوں میں انتہائی خوش ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے سیرالیون جیسے تاریک اور دور دراز ملک سے یہاں لے آیا۔ تا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرسکوں۔ میں آپ سب بزرگوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب میری کامیابی اور میرے والدین کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے تقریر کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کا موقع ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر سیرالیون کی جماعت اور مبلغین کا السلام علیکم پہنچاتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ وہ سب لوگ آپ کو یاد کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود کو بھی نہیں دیکھا۔ وہ ہم جیسے کمزور و ناتواں لوگوں کو دیکھ کر ایمان لے آئے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ بہت زیادہ مخلص ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ اگر اسے توفیق ملے۔ تو وہ خود یہاں آئے یا اپنی اولاد کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے یہاں بھیجے لیکن وہ غریب ہیں اور اس کی ہمت نہیں پاتے وہ اپنی خواہش کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے اعمال میں ان کے افعال میں اور ان کے اقوال میں برکت دے اور ان کی اس خواہش کو بہتر رنگ میں پورا فرمائے

مکرم صوفی صاحب نے سیرالیون کے ملکی حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

سیرالیون مغربی افریقہ میں ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جو انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اس علاقہ کی زمین بہت زرخیز ہے اور پیداوار کے لحاظ سے یہ علاقہ نہایت قیمتی ہے۔ سیرالیون میں ایک شخص بالکل محنت نہ کرے صرف جنگل میں میں چلا جائے اور ناڑ کے درخت کے نیچے سے اس کے بیج اکٹھے کرتا ہے۔ تو وہ شام کو ۲ شلنگ کما سکتا ہے۔ چاول بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے نمبر پر مونگ پھلی کی کاشت کی جاتی ہے۔ اسی طرح شکر قندی۔ . . . . . کی کاشت کی جاتی ہے نل گنا مکی اور کپاس بھی پیدا ہوتے ہیں۔ پھلوں میں سے آم۔ کیلا۔ ناشپاتی۔ انناس ناریل اور سنگترہ پیدا ہوتا ہے۔ معدنیات میں سے سونا کانوں سے نکالا جاتا ہے۔ اسی طرح دریاؤں کی ریت میں سے بھی نکالا جاتا ہے۔ سیرالیون اور گولڈ کوسٹ ہر دو ملک دنیا کی ہیرے اور جواہرات کی پیداوار کا ½ حصہ پورا کرتے ہیں۔

سیرالیون میں مقامی لوگوں کے علاوہ انگریز فرانسیسی لبنانی شامی ہندوستانی اور پاکستانی لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ دو ملین یعنی ۲۰ لاکھ کی آبادی ہے۔ تجارت کا ۹۵ فی صدی حصہ غیر ملکیوں کے ہاتھ میں ہے۔ کریول آبادی عیسائی ہے مسلمان بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ لیکن نہایت پسماندہ ہیں۔ نصف سے زیادہ آبادی مسلمان ہے کریول لوگ عموماً متکبر واقع ہوئے ہیں اور سیرالیونی فیاض اور سخی ہیں۔ پروٹیکٹریٹ میں منڈے کے علاقہ میں اور لامذہبوں میں عیسائیت کامیاب ہو رہی ہے۔ لیکن تمنی علاقہ میں جو منڈے کے بعد سیرالیون کی دوسری قوم ہے یہ بالکل ناکام رہی ہے۔ یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور اب بڑے بڑے عہدوں پر بھی مسلمان نظر آنے لگے ہیں۔

یہ علاقہ اندرونی طور پر متعدد چیفڈموں پر مشتمل ہے۔ جس پر چیف حکمران ہیں۔ لیکن نگرانی انگریزوں کی ہے۔ اس وقت تک تین چیف احمدی ہو چکے ہیں الحمد للہ

ملک کی سیاسی حالت

ملک میں سیاسی بیداری پائی جاتی ہے لیکن یہاں کے رہنے والوں کو یہ احساس ہے کہ وہ غیر ملکیوں کی امداد کے بغیر ترقی نہیں کرسکتے۔ اور جب تک وہ خود ان کی جگہ نہ لے لیں وہ انہیں ملک سے نکالنے پر راضی نہیں۔ چیف اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے قومی حکومت کے قیام میں روک بن رہے ہیں۔ پاکستان کے متعلق ان کے خیالات اچھے نہیں۔ عرب لوگ جو یہاں آباد ہیں وہ گاندھی جی کے مداح تھے . . . . . .

. . . .

. . . . . . در حقیقت یہ ہے کہ اگر وہاں احمدی مبلغ نہ ہوتے تو پاکستان وہاں بدنام ہوتا۔ ہم نے پاکستان کے حق میں پروپیگنڈا کیا اس کے نتیجہ میں لوگ اب پاکستان کے مداح ہیں میں نے شروع شروع میں "البشیر" رسالہ وہاں منگوایا۔ اور عرب لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیتا رہا اب بہت سے عربوں نے اس کی خریداری قبول کرلی ہے اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ اس ملک کے لوگوں کو پاکستان سے روشناس کرانے میں احمدی مبلغین کا بہت بڑا حصہ ہے

احمدیہ مشن کی تاریخ

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضؓ جب لندن سے مغربی افریقہ تشریف لائے۔ تو گولڈ کوسٹ جانے سے قبل چند روز سیرالیون میں رہے ۱۹۲۸ء میں مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب وہاں چند ماہ کے لئے تشریف لے گئے ۱۹۳۸ء میں الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی وہاں تشریف لے گئے۔ اور ۱۹۴۰ء میں ان کی مدد کے لئے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل کو جو آجکل سیرالیون کے امیر ہیں بھیجا گیا احمدیت کا پیغام اگرچہ نیر صاحب رضؓ کے وقت میں ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔ لیکن مشن کا قیام ۱۹۳۸ء میں عمل میں لایا گیا۔

احمدیہ مشن کیسے قائم ہوا

یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ وہ ہمارے مشن کے قیام کے لئے مختلف اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ سیرالیون کے مشن کے قیام کی یہ وجہ تھی۔ کہ قادیان میں یہ خبر پہنچی۔ کہ غیر مبائعین سیرالیون میں اپنا مبلغ بھیج رہے ہیں۔ مغربی افریقہ میں ہمارے مشن پہلے سے قائم تھے۔ اور سیرالیون میں احمدیت کے پھیلنے کا کافی امکان تھا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی کو ہدایت فرمائی۔ کہ وہ اس مبلغ کے پہنچنے سے قبل سیرالیون پہنچ جائیں۔ چنانچہ آپ وہاں چلے گئے۔ بعد میں پیغامی مبلغ بھی وہاں پہنچ گیا۔ یہ مبلغ عربی زبان سے بالکل بے بہرہ تھا۔ بیرسٹری پاس کرنے کے لئے لنڈن گیا تھا۔ وہاں اسے یہ ہدایت دی گئی۔ کہ سیرالیون کے لوگ مشنری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آپ وہاں چلے جائیں۔ وہ وہاں چلا گیا لیکن ناکام رہا۔ . . . . . . اور وہ وہاں زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا۔ اور اس کے واپس آجانے کے بعد پیغامی دوست دوبارہ مشن کھولنے کی جرأت کرسکے پیغامی مبلغ کے واپسی کے اخراجات کا بھی انتظام الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی نے کیا۔ جو اس نے ابھی تک واپس نہیں کئے۔ آجکل سیرالیون مشن کے انچارج مولانا محمد صدیق صاحب فاضل ہیں۔ اور اس وقت خاکسار کے علاوہ چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی۔ ماسٹر ابراہیم صاحب خلیل مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب وہاں تبلیغ کر رہے ہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب ننگلی اور چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ بھی وہاں کام کر چکے ہیں۔

تبلیغ کی نوعیت اور اس کے ذرائع

سیرالیون میں تبلیغ کا پہلا ذریعہ غیر ملکی اور مقامی مبلغین ہیں۔ اگرچہ سیرالیون گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا سے رقبہ میں کم ہے۔ لیکن سیرالیون کے مبلغ ان دونوں کے مبلغین سے ہمیشہ زیادہ رہے ہیں۔ ہماری کوششیں عیسائی مشنوں کا عشر عشیر بھی نہیں۔ یہ ملک پنجاب سے بھی چھوٹا ہے۔ اور صرف بیس لاکھ کی آبادی ہے۔ لیکن اس وقت تک وہاں چودہ عیسائی مشن کام کر رہے ہیں۔ جن کے ماتحت سینکڑوں ملکی اور غیر ملکی مبلغ ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے مبلغ صرف چھ ہیں۔ تاہم عیسائیت ہر میدان میں احمدیت سے شکست کھا رہی ہے

دوسرا ذریعہ تبلیغ کا ان مبلغین سے مختلف جگہوں پر لیکچر دلوانا ہے۔ ہم مختلف گاؤں میں جاتے ہیں۔ اور وہاں کے چیف سے مل کر ایک میٹنگ بلاتے ہیں۔ جس میں ہم بعض دفعہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اس میں عیسائی لوگ اور ہم برابر ہیں۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے لیکچر زیادہ کامیاب رہے ہیں۔ اب بت پرست اور لامذہب لوگ بھی اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

تیسرا ذریعہ تبلیغ کا سکول ہیں۔ عیسائیوں کے پاس ایک سو سے زیادہ سکول ہیں۔ عیسائیوں نے سکولوں کو تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بنا رکھا ہے ثانوی اور ابتدائی تبلیغ انہی کے قبضہ میں ہے۔ اور وہ صرف اس شخص کو تعلیم دیتے ہیں۔ جو عیسائیت قبول کرے۔ باقیوں کو عیسائیوں بجائے سکول سے نکال دیتے ہیں۔ اسلئے مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ مسلمانوں کو عیسائیت کے اثر سے محفوظ کرنے اور انہیں تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ہم نے بھی سکول کھولے ہیں۔ جو تعداد میں چار ہیں۔ یہ سکول بو جو پروٹیکٹریٹ میں واقع ہے۔ روکوپر لگبور کا اور بالاہون جو فرنچ حدود کے قریب واقع ہیں۔ ان میں سے ۲ دو سکول بہت اعلیٰ حالت میں ہیں اور حکومت سے گرانٹ یافتہ ہیں۔ بو کے سکول میں دو سو سے زائد طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں (باقی)

(مرتبہ سلطان احمد پیر کوٹی)

خوشی کی مختلف تقاریب پر

امریکہ مسجد کے لئے مخلصین جماعت کی طرف سے عطیہ جات

(۱)

نمبر شمار	نام معطی	تقریب	رقم
۱	نعمت اللہ صاحب چک ۸۹ جھنگ برانچ	پیدائش لڑکے کی خوشی میں	۲/-
۲	ڈاکٹر نور دین صاحب بدوملہی	"	۵/-
۳	فتح محمد صاحب چک ۲۸۵ تحصیل پاکپتن منٹگمری	پہلے سودے کا پیشگی منافعہ	۵/-
۴	مولوی عبد الکریم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب	سال کی پہلی ترقی	۲/-
۵	عبد القادر صاحب اوورسیر پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم	پہلی ترقی	۱۰/-
۶	بابو عبد الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ	پیدائش بچہ	۵/-
۷	بابو عبد القادر صاحب اکونٹنٹ کاٹن ملز۔ لائلپور	بھائی کی شادی کی خوشی میں	۵/-
۸	علی محمد صاحب عاصی انسپکٹر کوآپریٹو بنک گوکھووال	پیدائش بچہ	۵/-
۹	علی محمد صاحب مراڑہ تحصیل پھالیہ	کپاس کے نقصان سے محفوظ رہنے کے شکرانہ کے طور پر	۲/-
۱۰	حافظ عبد السمیع صاحب مبلغ لاہور	جودھامل بلڈنگ لاہور میں احمدیہ دارالمطالعہ کے قیام کی خوشی میں	۱/-
۱۱	عبد الخالق صاحب کوٹ رحمت خان	پیدائش لڑکا	۲/-
۱۲	عبد العزیز صاحب واقف زندگی۔	ترقی	۵/-
۱۳	اہلیہ شیخ عبد الواحد صاحب دھرم پورہ لاہور	صحت یابی کے شکرانہ کے طور پر	۵/-
۱۴	بنت حکیم محمد عبد الجلیل صاحب شیخوپورہ	پیدائش لڑکا	۵/-
۱۵	مولوی نور الحق صاحب انور وکالت تبشیر	"	۵/-
۱۶	صاحبزادہ میاں حکیم عبد الوہاب صاحب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور	ایک دن کی پہلی فیس	۹/-
۱۷	ملک محمد اشرف صاحب مالیر	ترقی	۵/-
	"	مزید ترقی	۱۸/-
(۱۸)	ماسٹر محمد شریف صاحب میانوالی خانانوالی	پہلی ترقی	۱۸/-
(۱۹)	محمد شریف صاحب ہیڈ آپریٹر ٹیلیفون	پیشگی ترقی	۵/-
۲۰	محمد کریم خان صاحب پسر محمد شفیع صاحب ننکانہ	پاس ہونے کی خوشی میں	۱/-
۲۱	محمد عبد اللہ صاحب نواب شاہ سندھ	پہلی پنشن میں سے	
۲۲	پیر منیر احمد صاحب لالیاں ضلع جھنگ	سالانہ ترقی	۵/-
۲۳	محمد ابراہیم صاحب سکول ٹیچر لاہور حلقہ گوالمنڈی	ترقی سال ۵۲ء	۲/-
۲۴	میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال مردان	ترقی	۴/-
	"	لڑکے کی پیدائش پر	۶/-
۲۵	محمد عبد اللہ صاحب پسر چوہدری فضل محمد صاحب گجرات	نئے کوئے کی آمد کا دسواں حصہ	۴/۸
۲۶	محمد اسرائیل احمد صاحب کراچی	پہلی سالانہ ترقی	۱۸/-
۲۷	مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ڈیرہ اسمٰعیل خان	"	۱۰/-
۲۸	محمد امین صاحب سمبڑیال	لڑکے کی پیدائش پر	۵/-
۲۹	محمد صدیق صاحب کمیشن ایجنٹ گکھڑ	"	۵/-
۳۰	حافظ محمد سلیمان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	والد صاحب کی بیعت کرنے کی خوشی میں	۱/-
۳۱	خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب نوشہرہ چھاؤنی	حضرت اماں جان کی صحت کی دعا کی قبولیت کی خواہش میں	۲۰/-
۳۲	محمد دین صاحب انور شاہ پور صدر	پہلی ترقی	۱۵/-
۳۳	مرزا محمد حیات صاحب	پانچ بچوں کے پاس ہونے کی خوشی میں	۵/-
۳۴	محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ	پیشگی نصف ترقی	۵/-
۳۵	خواجہ محمد عبد اللہ صاحب آف ناسنور	ماہ مئی کے پہلے سودے کے منافعہ میں سے فی الحال پیشگی	۵/-
۳۶	سید محمود احمد صاحب موسے والا	بچے کے پاس ہونے پر	۱/-
۳۷	مغل الدین صاحب لاہور	"	۳/-
۳۸	شفیق سلطان صاحب	اپنے اور بھائیوں کے پاس ہونے کی خوشی میں	۱/-
۳۹	خلیفہ عبد المنان صاحب دسالپور	گذشتہ ترقی	۳۰/-
۴۰	مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز لاہور	پہلی ترقی جو یکم مئی ۱۹۵۲ء کو ملیگی	۵/-
۴۱	چوہدری منظور حسین صاحب منیجر سنٹرل بنک سانگلہ	متوقع ترقی	۱۰/-
۴۲	رحمت اللہ صاحب مالک موٹرز چک ۳۲۷ بہاولپور	پوتے کی پیدائش کی خوشی میں	۲/-
۴۳	چوہدری رشید احمد خالد احمدیہ ہوسٹل ملتان	بیٹے کی منگنی کی خوشی میں	۱۰/-
۴۴	محمد عبد اللہ صاحب مقرب	تعمیر مکان کی خوشی میں	۵/-
۴۵	محمد الطاف صاحب پشاور	سالانہ ترقی -/۱۰ زائد کل	۱۱/-
۴۶	محمد شریف صاحب میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ	جماعت ہشتم کے طلباء کی کامیابی کی دعا کیلئے	۵/-
۴۷	حافظ محمد اعظم صاحب	بڑے لڑکے کی کامیابی امتحان مولوی فاضل	۲/-
۴۸	بہادر خان صاحب ہیڈ ماسٹر دودہ	پیشگی ترقی سالانہ	۶/-
۴۹	چوہدری سمیع احمد صاحب نائب وکیل المال	بچی کی پیدائش پر	۲/-
۵۰	چوہدری رحمت خان صاحب ٹی۔ ڈبلیو۔ آئی ایسٹ ارتقین کمپنی ریلوے حال گکھا دیاں	پہلی سپیشل ترقی	۵۰/-
۵۱	اللہ دتہ صاحب گھنو کے ججہ سیالکوٹ	تعمیر مکانات کی خوشی میں	۵/-
۵۲	حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	ترقی -/۳ چندہ -/۲ کل میزان	۵/-
۵۳	ماسٹر اللہ بخش صاحب مہابڑہ ضلع سرگودھا	ترقی	۳/-
۵۴	غلام رسول صاحب چانگریاں	پوتی کی پیدائش پر	۱/-/-
۵۵	چوہدری عبد الغنی صاحب امیر جماعت گھیانہ	پہلی ترقی کا نصف	۴/-/-
۵۶	شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ	پہلے ہفتہ کے پہلے دن کا اندازاً منافع (آئندہ انشاء اللہ ہر ہفتہ کے پہلے دن کا پہلے سودے کا منافع اس فنڈ میں دینگے)	۱۰۰/-
۵۷	چوہدری عبد الرحیم صاحب ایس ڈی او لاہور	رسول ہائیڈل سکیم کے افتتاح پر گورنمنٹ کی طرف سے انعام ملنے کی خوشی میں	۱۰/-
۵۸	ملک محمد شریف صاحب پوسٹ مین محمود آباد جہلم	پہلی ترقی	۱/-
۵۹	حاجی اللہ بخش صاحب چندر کے منگولے	زمیندارہ کی پیشگی	۱۰/-
۶۰	سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال	سالانہ ترقی	۵/-
۶۱	ڈاکٹر احتشام الحق صاحب	پہلی ترقی	۱۰/-
۶۲	میاں عبد الحق صاحب رامہ کراچی	متوقع سالانہ ترقی	۳۰/-
۶۳	ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور	سالانہ ترقی	۲۵/-
۶۴	عبد الرحمٰن صاحب ربوہ	بر موقع اعلانات نکاح	۱۰/-
۶۵	حکیم سید بشیر احمد صاحب سیالکوٹ	بر موقع اعلانات نکاح	۵/-
۶۶	چوہدری صفدر علی صاحب ضلع گجرات	بر موقع اعلانات نکاح	۱۰/-
۶۷	محمد اسلم صاحب طاہر لائلپور	بر موقع اعلانات نکاح	۲/-
۶۸	سید محمد احمد صاحب کالووال ضلع سیالکوٹ	بر موقع اعلانات نکاح	۲۵/-
۶۹	محمد سعید احمد صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولپور	بر موقع اعلانات نکاح	۲/-

(باقی)

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال (بقیہ)

سے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴-۶۵)

مذکورہ بالا الہامات اور پیشگوئیوں سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عظمت شان اور علو مرتبت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کا مقام کس قدر بلند اور اعلیٰ تھا۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ مسیح موعودؑ ایک مبارک خاتون سے شادی کریں گے۔

(۲) اور اس خاتون سے مسیح موعودؑ کی اولاد ہوگی اور ایک ولد کا مسیحی نفس ہوگا۔ جو اپنے اندر آسمانی روح رکھتا ہوگا۔ اور حسن و احسان میں مسیح موعودؑ کا نظیر اور آپ کا جانشین ہوگا۔

(۳) مسیح موعودؑ کی یہ شادی خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہوگی۔ اور اس کے تمام سامان اللہ تعالیٰ خود کرے گا۔

(۴) اور وہ شادی اعلیٰ درجہ کے نجیب الطرفین خاندان سادات میں ہوگی اور دہلی میں ہوگی۔

(۵) یہ شادی خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہوگی۔

(۶) اور مقدس زوجہ حضرت خدیجہؓ کی طرح ایک مبارک نسل کی ماں ہوگی۔ جو نور اسلام کو دنیا میں پھیلانے کا موجب ہوگی۔

(۷) اس کی مقدس اولاد کے ذریعہ تمام دنیا کی مدد کی جائے گی۔

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے وجود باجود سے پوری ہوئیں۔ پس آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ نشان تھا اور بہت سی برکات کا حامل تھا۔ لیکن آج وہ مبارک وجود ہم سے غائب ہوگیا (باقی)

اخبار "تسنیم" کی کذب بیانی

اخبار "تسنیم" مورخہ ۲۲ر اپریل میں گوجرانوالہ کے کسی سید محمد شفیع کا اپنے دیگر احباب سمیت احمدیت سے تائب ہونے کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اول تو ہم ایک دفعہ پھر الٰہی فرمان لعنۃ اللہ علی الکاذبین دہراتے ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ میں آج تک اس نام کا بھی کوئی آدمی شامل نہیں ہوا۔ میں "تسنیم" کے نامہ نگار کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ آئے اور اپنی اسی خبر کو صحیح ثابت کرے۔ دیدہ باید۔ جیسا کہ مجھے یقین کامل ہے۔ وہ اس کو ہرگز صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہی صالحیت ہے۔ جس کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہو۔ ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے خلاف احرار کی بیہودہ گوئیوں اور ان کی خلاف اسلام حرکات سے متاثر ہو کر گوجرانوالہ میں تھوڑے ہی عرصہ میں چار سعید الفطرت اصحاب حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو احرار کے رفیق کار تھے۔ اور جو احراریوں کی ہر طرح کی کوششوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود ہنوز ثابت قدم ہیں۔ اس سے احرار کے سینے جل گئے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی اسی خفت کو مٹانے اور چندہ بٹورنے کے لئے آئے دن "مرزائیت" سے فرضی توبہ نامے شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور شہر میں اشتعال انگیز جلسے کر رہے ہیں۔ اور ماتمی جلوس نکال رہے ہیں۔ (جن کا مقامی ذمہ دار حکام کو بخوبی علم ہے۔) ع

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی

اب ان ننگ اسلام لوگوں کی خوشنودی کے لئے ان نام نہاد صالحین نے بھی یہی شروع کر دیا ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا کوئی دوست بھی احمدیت سے منحرف نہیں ہوا۔ احرار تو خیر ہیں ہی احرار لیکن آپ اس کے لئے ذرا مولانا مودودی صاحب کا ہی یہ ارشاد پیش نظر رکھیں۔ "جن لوگوں کو اس شخص کی اصلی پوزیشن معلوم ہے۔ وہ ان کی اس کاریگری کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے۔ ان کی نگاہ میں بس یہ کامیابی کافی ہے۔ کہ کچھ ناواقف لوگوں کو وہ غلط فہمی میں مبتلا کر دیں۔ تیسرے یہ گروہ خدا کے خوف اور آخرت کی جوابدہی کے احساس سے بالکل فارغ ہیں۔ ان کے لئے جو کچھ ہے۔ بس پبلک ہے۔ جسے دھوکہ دے کر وہ اپنا کام نکال لے گئے (ص ۴ تو گویا انہیں فلاح حاصل ہوگئی۔"

(ترجمان القرآن بابت ماہ مارچ ۱۹۵۲ء)

نوٹ:۔ اس خبر کی تردید کے لئے جناب ایڈیٹر صاحب تسنیم کو براہ راست بھی لکھ دیا گیا ہے۔

احقر عبد الرحمٰن صابر۔ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر۔

ایک ضروری اعلان

۴ ر ۵ مئی ۵۲ء کو منڈی مرید کے میں احرار کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ احرار کی شاطرانہ چالوں کو بے نقاب کرنے کیلئے اگر کسی جماعت نے اس قسم کا لٹریچر شائع کیا ہو تو مہربانی فرما کر جلد از جلد مجھے روانہ فرما کر ثواب حاصل کریں۔ اس جلسہ میں کافی لوگوں کے شامل ہونے کی توقع ہے۔ کیونکہ یہ "دفاع پاکستان" کے زیب وہ اعلان سے کانفرنس کر رہے ہیں۔

اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ و درویشان دار المسیح قادیان کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(طالب دعا۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی مرید کے)

احباب توجہ فرمائیں

میں نے الفضل کے ذریعہ ایک اعلان کروایا تھا۔ کہ مجھے ایسے واقعات کی ضرورت ہے۔ جو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق باللہ پڑھنے والے شاہد ہوں۔ کیونکہ نظارت دعوت و تبلیغ کے حکم کے ماتحت میں ایک کتاب ہندی میں لکھ رہا ہوں۔ اس میں یہ تمام واقعات جمع کرنے ہیں۔ ابھی تک بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اس لئے دوبارہ عرض ہے۔ کہ دوست اپنے واقعات کو فوراً لکھ کر مجھے بھیجیں۔ تاکہ ان کو مرتب کر کے لکھا جائے۔ واقعات مختصر اور خوشخط ہوں۔

(دعاگو۔ محمد عمر معرفت احمد برادرز) سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

اعلان نکاح

میرا نکاح محترمہ سیدہ وسیمہ اختر صاحبہ بنت سید اقرار حسین شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ عارف والہ سابق افسر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲/۵ ۲ کو بمقام عارف والہ پڑھا گیا بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ بالخصوص صحابہ کرام و درویشان دار الامان نیز احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زوجین کیلئے بابرکت اور موجب ازدیاد الفت و راحت بنائے نیز ہم کو دین و دنیا کے خاص فضلوں کا متحمل کرے آمین

دعاگو۔ سید محمد شفیع ہاشمی موضع گوجیک ڈاکخانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

سمندر پار کے خریداران نوٹ فرمالیں

موجودہ شرح ڈاکخانہ کی رو سے سمندر پار کے پیکٹوں پر چار آنہ فی پیکٹ خرچ آتا ہے۔ اس لحاظ سے قیمت اخبار تیس روپیہ سالانہ کم ہے۔ یکم مئی ۵۲ء سے قیمت معہ محصول ڈاک ۳۳/- روپے سالانہ ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

قیمت اخبار میعاد کے اندر اندر آنی اشد ضروری ہے۔ بعض دفعہ کئی کئی بار یاددہانی کرانی پڑتی ہے۔ اور یہ خرچ بھی خریدار کے ذمہ ہوتا ہے۔ (مینیجر)

سید نوبہار شاہ تین روز تک اپنے گزشتہ رویہ پر پشیمانی کا اظہار کریں

پنجاب مسلم لیگ پارٹی کی قرارداد

لاہور ۲۷ اپریل۔ موثق اطلاع کے مطابق آج پنجاب مسلم لیگ پارٹی کے اجلاس میں پارٹی کے زمیندار گروپ کے ترجمان سید نوبہار شاہ کے خلاف انضباطی کارروائی کے مسئلہ پر بحث ہوئی اور بالآخر سید نوبہار شاہ کو نوٹس دیا گیا۔ کہ وہ تین دن تک اخباری بیان کے ذریعہ معافی مانگیں۔ بصورت دیگر انہیں پارٹی سے خارج کر دیا جائے گا۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ پارٹی کے اجلاس میں متذکرہ مسئلہ پر طویل بحث کے دوران میں میاں ممتاز دولتانہ نے پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے کے بارے میں کئی الزامات عائد کئے۔ سید نوبہار شاہ نے اپنی تقریر میں اپنے رویہ کو حق بجانب قرار دیا۔ اور معافی مانگنے سے معذرت کا اظہار کیا۔

آخر میں میاں ممتاز دولتانہ نے تلخ لہجہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سید نوبہار شاہ صاحب تین روز تک اپنے گزشتہ قابل اعتراض رویہ پر پشیمانی کا اظہار کریں۔ اور آئندہ زرعی اصلاحات کی حمایت کرنے کا اعلان کریں۔ بصورت دیگر انہیں پارٹی سے خارج کر دیا جائے گا۔

پارٹی کے ارکان نے میاں صاحب کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ اور طے پایا کہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے پارٹی کا اجلاس ۳۰ اپریل بروز بدھ کو ہوگا۔

لیگ اسمبلی پارٹی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی۔ جس کے ذریعے "انجمن زرعی اصلاحات خرعی" کو متوازی سیاسی جماعت قرار دیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسلم لیگ کا کوئی رکن متذکرہ انجمن کا رکن نہیں بن سکتا۔

یاد رہے کہ یہ انجمن سید نوبہار شاہ کی تحریک پر گزشتہ دنوں لائل پور میں قائم ہوئی تھی۔

پاکستان کی حفاظت ایک مقدس فریضہ ہے

دوسرے شاہی توپ خانہ کی صد سالہ برسی پر جنرل ایوب کی تقریر

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے کیمبل پور میں تقریر کرتے ہوئے کہا پاکستان کی حفاظت ایک مقدس فریضہ ہے۔ پاکستانی فوج کا مقصد نہ صرف یہ ہے کہ ملک کی دفاعی قوت میں اضافہ ہو بلکہ ملک کی اخلاقی اقدار میں بھی کماحقہ ترقی ہو۔

جنرل ایوب خان نے یہ تقریر سیکنڈ رائل (کوہاٹ) ماؤنٹین بیٹری کی صد سالہ برسی کے موقعہ پر کی۔ آپ نے کہا تقسیم برہند کے بعد پاکستان کی فوجوں نے جن مشکلات کا سامنا کیا۔ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ جنرل ایوب نے پاکستان کے فوجی افسروں اور توپ خانہ کے دستے کی تن دہی اور ایمانداری کی تعریف کی۔ اور کہا دراصل آج پاکستان کی فوج کا جو درجہ ہے۔ اس کے لئے یہی لوگ قابل ستائش ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا میرے خیال میں پاکستانی توپ خانہ اور بکتر بند فوج پاکستانی فوجوں کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ جنرل ایوب نے کہا میری گزشتہ ۲۵ سال کی سروس میں ایک موقعہ بھی ایسا نہیں آیا۔ جب توپ خانہ پیدل فوج کے دوش بدوش نہ ہوا ہو۔

اقوام متحدہ کے اعداد و شمار

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ اقوام متحدہ کے دفتر اعداد و شمار نے روسی بلاک کے سوا دنیا کے تمام آزاد ملکوں کے تعاون سے ایسے اعداد و شمار اور حقائق جمع کئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ ۲۰ سال میں دنیا کی صنعتی پیداوار ۱۹۲۹ء کے مقابلہ میں دوگنی ہو گئی ہے امریکہ میں صنعتی پیداوار میں ۸۳ فیصدی اضافہ ہو چکا ہے کینیڈا۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ ہندوستان اور سویڈن میں فولاد کی پیداوار روسی ممالک سے کہیں زیادہ ہے۔

بھارت میں خوراک اور پانی کی قلت

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ گرمی کی بڑھتی ہوئی شدت سے بھارت کے تقریباً تمام صوبے خوراک اور پانی کی قلت کے تباہ کن اثرات سے دو چار ہو رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مشرقی پنجاب کے ضلع حصار میں خوراک اور پانی کی شدید قلت سے ایک لاکھ مویشی لقمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق جودھ پور میں ۷۹۹ گائیں اور ۲۵۰ بچھڑے بھوک اور پیاس کی تاب نہ لا کر مر گئے ہیں۔

گراہم کی امداد کے لئے نمٹز کے تقرر کی تجویز قابل قبول نہیں

گراہم رپورٹ پر ہندوستانی اخبارات کے تبصرے

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ ڈاکٹر گراہم کی نئی رپورٹ کے متعلق حکومت ہند کا سرکاری ردعمل معلوم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ حکومت کو رپورٹ کا مکمل متن ابھی موصول نہیں ہوا۔ حکومت رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے۔ اور توقع ہے کہ اس ہفتہ میں ڈاکٹر گراہم کی مکمل رپورٹ حکومت ہند کو پہنچ جائے گی۔ پنڈت نہرو چار روزہ دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ اور ۳۰ اپریل تک واپس نہیں آ سکیں گے۔ اور آپ کی واپسی تک رپورٹ پر غور نہیں ہو سکے گا۔

ہندوستانی اخبارات حکومت ہند کے اس فیصلے کی متفقہ طور پر تعریف کر رہے ہیں۔ کہ حکومت نے کشمیر سے ایک ڈویژن فوج واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کہ ہندوستان اس تعداد سے زیادہ فوج نہیں نکالے گا۔ جس کی وہ وضاحت کر چکا ہے۔ ہندوستانی اخبارات نے پاکستان اور ہندوستان کو ایک سطح پر لانے کی بھی مخالفت کی ہے۔ وہ اسکے بھی خلاف ہیں کہ ناظم رائے شماری امیر البحر نمٹز کو ڈاکٹر گراہم کی امداد کے لئے مقرر کیا جائے۔ اخباروں نے لکھا ہے کہ حکومت ہند کو اس تجویز کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہندوستان نے یہ موقف اختیار کر رکھا ہے۔ کہ جب تک تمام متنازعہ فیہ امور کا تصفیہ نہ ہو۔ ناظم رائے شماری کا تقرر نہ کیا جائے۔

بہترین صحت مند بچہ

لاہور ۲۵ اپریل۔ میجر جنرل اعظم کی زیر سرپرستی لاہور کینٹونمنٹ بورڈ نے ہفتہ اطفال منایا۔ ۲۵ اپریل کو صبح بچوں کی صحت کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ایک سو پچیس بچے شریک ہوئے کمیٹی نے متفقہ طور پر طارق نور عمر ۶ ماہ ابن حکیم عبد الوہاب صاحب مہتمم دواخانہ "نور الدین" کو بہترین صحت مند بچہ قرار دیا۔ بیگم میجر جنرل اعظم نے عزیز کے والدین کو مبارکباد دی۔ اور طارق نور کو اپنے ہاتھ سے انعام دیا۔ (نامہ نگار)

امریکی امداد سے ایران کی خود مختاری میں کوئی فرق نہیں آئے گا

تہران ۲۷ اپریل۔ متعدد ایرانی اخبارات نے امریکہ سے فوجی امداد حاصل کرنے کے معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور اسے ڈاکٹر مصدق کی کامیابی اور ایران کی خوشحالی کا پیش خیمہ قرار دیا ہے۔

نیم سرکاری اخبار "باختر امروز" نے لکھا ہے یہ معاہدہ بالکل حکومت کی پالیسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور اس سے ایران کی آزادی اور خود اختیاری پر آنچ آنے کا کوئی امکان نہیں روزنامہ "طلعت" اور "کیہان" نے معاہدہ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ڈاکٹر مصدق کے مخالف "نبرد" نے ایک کارٹون میں معاہدے کی منظوری کا مذاق اڑایا ہے۔ ایک اور مخالف ہفت روزہ "فرمان" نے معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس سے ایرانی فوج کو تباہی کے غار میں گرنے سے بچا لیا گیا ہے۔

ایران اور امریکہ کے سرکاری حلقوں نے ابھی معاہدے کی منظوری پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ اور نہ ہی ابھی امدادی رقم کا پوری طرح پتہ چل سکا ہے۔ معلوم ہوا ہے ایران کو اس بات کی آزادی ہوگی۔ کہ وہ امداد اسلحہ یا روپے کی صورت میں حاصل کرے۔ اور اپنا تیل جس ملک کو چاہے فروخت کرے۔ تجارتی حلقوں نے بھی معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ اس معاہدے سے ملک میں بلیک مارکیٹ ختم ہو جائے گی اور تجارت میں اضافہ کے باعث خوشحالی ہوگی۔

سپین اور مصر میں معاہدہ

قاہرہ ۲۷ اپریل۔ وزیر خارجہ سپین کے دورہ مشرق کے دوران میں سپین اور بہت سے عرب ملکوں میں معاہدے طے پا گئے ہیں اسی سلسلہ میں سپین اور مصر میں بھی ایک معاہدہ ہوا ہے۔ معاہدہ پر وزیر خارجہ سپین ارتاجو اور مصری وزیر خارجہ حسونہ پاشا نے دستخط کئے اس موقعہ پر سپینی وزیر خارجہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس معاہدہ سے مصر اور سپین ایک دوسرے کے بہت ہی قریب آ جائیں گے۔